ادبیات

"انسان اور ذرّے"

(ایک مشاہدہ)

(جناب شمس نوید صاحب)

مہر کی کرنوں نے جھانکا روزنِ دیوار سے
روشنی کی لاٹ پر ہونے لگی ذروں کی جنگ
ایک اک افتاں و خیزاں وحشیانہ جست میں
کر رہا تھا دوسرے کی وسعتِ پرواز تنگ
سب کی خواہش تھی کہ ان کرنوں کا مرکز دیکھ لیں
راستوں کے فرق سے لیکن ملا نظروں کو زنگ
ایک بڑھتا تھا تو پیچھے پھینک دیتا تھا کوئی
یک جہت ہونے کا پہلو بن گیا میدانِ جنگ
کوششِ منزل رسی تھی حائلِ منزل رسی
ایسی گمراہی کہ خود گمراہیوں کی عقل دنگ
کاش میں کہتا کہ نادانو! خبر بھی ہے تمہیں؟
خود تمہارا خوابِ منزل کھا گئی اندھی ترنگ!
دیکھتے تو ہو کے روشندانِ آب و گل کے پار
سامنے منزل ہے — سورج مرکزِ صد نور و رنگ

کس طرح کہتا مگر بالکل یونہی انسان بھی
ذرّے ہیں جب "اُوہی نور" پہ ذرّوں کی جنگ!